www.KitaboSunnat.com

حافظ محمد مصطفیٰ راسخ☆

اِعجاز رسم القرآن من حیث القراءات

فاضل مضمون نگار نے رُشد قراءات نمبر دوم میں قرآن مجید کے رسم توقیفی کے متعدد معنوی اعجازات کی وضاحت کیلئے الگ مضمون ترتیب دیا تھا۔ زیر نظر مضمون اسی مضمون کی ایک کڑی ہے جس میں موصوف نے رسم قرآنی کے اعجاز کے بعض دیگر پہلوؤں کی نشاندہی فرمائی ہے۔ اس مضمون کو اگر پچھلے مضمون کے تناظر میں پڑھا جائے تو اس کی افادیت سے کم حقہ مستفید ہوا جاسکتا ہے۔ [ادارہ]

قرآن مجید اللہ رب العزت کی طرف سے نازل کردہ وہ عظیم الشان کتاب ہے، جس کی حفاظت کا ذِمہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے سر لیا ہے۔ یہ حفاظت الٰہی کا ہی کرشمہ ہے کہ اس کتاب مبین کا ہر ہر حرف، کلمہ، لہجہ اور رسم تک محفوظ ہے۔ حفاظت قرآن کا ایک ذریعہ کتابت ہے، اور کتابتِ قرآن مجید کا سلسلہ عہد نبوی ﷺ میں ہی شروع ہو چکا تھا۔ جب بھی کوئی آیت یا سورت نازل ہوتی تو نبی کریم ﷺ کاتبین وحی کو بلوا کر اسے لکھوا دیا کرتے تھے۔ عہد صدیقی رضی اللہ عنہ میں مکمل قرآن مجید کو ایک جگہ محفوظ کرلیا گیا اور عہد عثمانی رضی اللہ عنہ میں اس کی متعدد کاپیاں کروا کر مختلف علاقوں کی طرف روانہ کردیا گیا۔ تدوین قرآن کے ان تمام مراحل میں اس کی رسم کا خصوصی اِہتمام کیا گیا اور تمام اَدوار میں اسی رسم کے مطابق لکھا گیا جس کے مطابق نبی کریم ﷺ نے لکھوایا تھا۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں جو مصاحف لکھوائے، ان کا رسم وہی تھا جو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لکھے ہوئے صحف کا تھا اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لکھے ہوئے صحف کا رسم نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کے مطابق تھا۔ اس اِعتبار سے قرآن مجید کا رسم توقیفی حیثیت کا حامل ہے جس کی مخالفت کرنا حرام ہے۔ قرآن مجید کا یہ رسم توقیفی متعدد اسرار و رموز کا حامل ہے اور تمام قراءاتِ متواترہ کو اپنے اَندر سموئے ہوئے ہے۔ یہ اس رسم توقیفی کا ہی اعجاز ہے کہ ایک ہی رسم سے متعدد قراءات قرآنیہ نکل رہی ہوتی ہیں۔ وگرنہ اگر اس رسم توقیفی کے خلاف کسی کلمہ کو رسم قیاس کے مطابق لکھ دیا جائے تو شاید اس سے وہ تمام قراءات متواترہ نہ نکل سکیں جو رسم توقیفی (عثمانی) سے نکلتی ہیں۔

علم الرسم کی تعریف

رسم کا لغوی معنی اثر یا نشان ہے، اس کی جمع رسوم (آثار، نشانات) آتی ہے۔ جبکہ علم الرسم سے مراد وہ علم ہے جس کے ذریعے مصاحف عثمانیہ کی اِملاء میں رسم قیاسی کی مخالفت اور اختلافات کا پتہ چلتا ہے۔ [قرآن وسنت چند مباحث: ۴۷]

قاری رحیم بخش پانی پتی رحمہ اللہ علم الرسم کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''کلمات قرآنی کو حذف و زیادت اور وصل و قطع کی پابندی کے ساتھ اس شکل پر لکھنے کا علم، جس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا

☆ فاضل کلیۃ القرآن، جامعہ لاہور الاسلامیہ و رکن مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجماع ہے اور تواتر کے ساتھ نبی کریمﷺ سے منقول ہے۔'' [الخط العثماني في الرسم القرآني:۲]

علم الرسم کا موضوع

علم الرسم کا موضوع قرآن مجید کے حروف من حیث الکتابت ہیں، کیونکہ اس علم میں حروف کی رسم کا ہی بیان ہوتا ہے۔ تاکہ جس طرح قرآن مجید من حیث المعنیٰ محفوظ ہے، اسی طرح اس کی رسم بھی محفوظ ہو جائے۔ تمام قراءِ کرام اور اَہل علم پر واجب ہے کہ وہ قرآن مجید کے رسم کا علم حاصل کریں اور اس کی پیروی کریں اور اس کی مخالفت کرنے سے اِجتناب کریں، کیونکہ یہ زید بن ثابتؓ کا رسم ہے جو نبی کریمﷺ کے اَمانت دار تھے اور کسی کے لیے بھی اس کی گنجائش نہیں ہے کہ وہ سیدنا زیدؓ کی کتابت کے خلاف لکھے۔

[الخط العثماني في الرسم القرآني:۶،۷]

رسم عثمانی کی شرعی حیثیت

رسم عثمانی توقیفی ہے جسے نبی کریمﷺ نے خود اپنی نگرانی میں لکھوایا۔ عہد صدیقیؓ اور عہد عثمانیؓ میں بھی سیدنا زید بن ثابتؓ نے نبی کریمﷺ کے لکھوائے ہوئے رسم کے مطابق قرآن مجید کو جمع کیا۔ کتابت مصاحف میں رسم عثمانی کا اِلتزام کرنا فرض و واجب ہے اور رسم عثمانی کے خلاف کتابت قرآن حرام ہے۔ کیونکہ یہی وہ معیاری رسم ہے جس پر بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) صحابہ کرامؓ اور اُمت کا اِجماع ہے۔ [رسم عثمانی کی توقیفیت اور کتابت مصاحف میں اس کا التزام کرنے کے حوالے سے تفصیلات جاننے کے لیے راقم الحروف کے 'رسم عثمانی اور اس کی حیثیت' نامی مضمون کا مطالعہ فرمائیں جو ماہنامہ 'رُشد' کے شمارہ ''قراءات نمبر (حصہ اوّل)'' میں شائع ہو چکا ہے۔]

چونکہ رسم عثمانی توقیفی ہے اور کسی بھی قراءت کے ثبوت کے لیے جملہ شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ قراءت رسم عثمانی کے موافق ہو۔ لہٰذا رسم عثمانی سے مخالفت کی بنیاد پر سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ اور سیدنا اُبی بن کعبؓ وغیرہ کے مصاحف کی تلاوت کرنا حرام ہے۔ اسی طرح صحیح بخاری و صحیح مسلم میں منقول رسم عثمانی کے خلاف صحیح رِوایات سے ثابت قراءات کی تلاوت کرنا بھی ناجائز ہے، کیونکہ وہ رسم عثمانی کے خلاف ہیں۔ وہ صحیح اَحادیث کا درجہ تو رکھتی ہیں مگر انہیں شرائط کے فقدان کی بناء پر قرآن نہیں کہا جائے گا۔

رسم عثمانی پر کی جانے والی خدمات مزیدہ

عہد نبویﷺ، عہد صدیقیؓ اور عہد عثمانیؓ میں قرآن مجید کے توقیفی رسم پر نہ تو نقطے تھے اور نہ ہی اعراب، اور موجودہ دور میں قرآن مجید کی أجزاء، أحزاب، تخمیس و تعشیر، منازل اور رکوعات وغیرہ کی تقسیم بھی موجود نہیں تھی۔ بلکہ منجملہ مذکورہ خدمات عہد عثمانی کے بعد تلاوت میں سہولت پیدا کرنے کے لیے سرانجام دی گئیں۔ قاری رحیم بخش صاحب پانی پتیؒ نے اپنی کتاب 'الخط العثماني في الرسم القرآني' میں رسم عثمانی پر خدمات مزیدہ کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔

رسم عثمانی پر سرانجام دی جانے والی خدمات مزیدہ کا مختصر بیان درج ذیل ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید کی تشکیل (اِعراب لگانا)

اسلام سے پہلے عرب نقاط و اِعراب سے واقف نہ تھے بلکہ وہ اپنے قدرتی اورفطرتی ملکہ اورطبعی محاورہ سے اعراب وغیرہ صحیح طور پر ادا کرلیا کرتے تھے۔ جب مملکت اِسلامیہ کا دائرہ وسیع ہوگیا اورعرب وعجم کا اِختلاط ہوا تو عرب وعجم دونوں کی تلاوت میں غلطی واقع ہونے لگی۔ چنانچہ اس غلطی سے بچاؤ کے لیے اہل علم نے نقاط وحرکات کی علامات مقرر کردیں۔

اس مبارک کام کی اِبتداء (سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے شاگرد رشید) أبو الأسود الدؤلي نے کی۔ چنانچہ اُنہوں نے تلاوت کی اِصلاح کے لیے چند علامات (اعراب سے متعلق) وضع کیں۔ انہوں نے زبر کے لیے حرف کے اُوپر ایک نقطہ، زیر کے لیے حرف کے نیچے ایک نقطہ اور پیش کے لیے حرف کے سامنے یا درمیان میں ایک نقطہ، اورتنوین کے لیے ایک کی بجائے دو دونقطوں کی علامات وضع کیں وغیرہ۔ جب ایک جزء مکمل ہوجاتا تو أبو الأسود الدؤلي اس پرنظرثانی کرتے اورآگے کام شروع کردیتے، یہاں تک کہ مکمل قرآن مجید کے اعراب لگا دیئے گئے۔ لوگوں نے اس طریقۂ اِعراب کوقبول کیا اوراس کوشکل وتشکیل کا نام دیا۔ اس کے بعد اہل علم نے حرکات میں مزید چند علامتوں کا اضافہ کیا۔ حتیٰ کہ خلیل بن احمد الفراھیدی نحوی نے ضبط حرکات کا یہ طریقہ جاری کیا جو آج کل مروّج ہے۔ یعنی زَبر کے لیے حرف کے اُوپر ایک لمبی لکیر، زِیر کے لیے حرف کے نیچے ایک لمبی لکیر اور پیش کے لیے حرف کے اُوپر ایک چھوٹا سا واؤ کی علامت مقرر کردیں، تنوین کی صورت میں یہی علامات ایک کی بجائے دو دو مقرر کردیں نیز خلیل نحوی نے روم اور اِشمام کی علامات بھی مقرر کیں۔

قرآن مجید کی تنقیط (نقطے)

۴۰ رہجری سے کچھ عرصہ بعد تک لوگوں مصاحف عثمانیہ سے درست تلاوت کرتے رہے۔ پھرعراق میں نقطوں کی غلطی بکثرت واقع ہونے لگی۔ اس صورت حال کو دیکھ کرحجاج بن یوسف نے عبدالملک بن مروان کے زمانہ میں کاتبین مصاحف سے یہ مطالبہ کیا کہ جوحروف لکھائی میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں (مثلاً د ذ، ر ز، س ش، ص ض وغیرہ) ان کے درمیان اِمتیاز کے لیے بھی علامات مقرر کردیں۔ چنانچہ (أبو الأسود الدؤلي کے شاگرد) نصر بن عاصم لیثی اور یحییٰ بن یعمر عدوائی نے مشتبہ الکتابت حروف کی تمیز کے لیے ہر حرف کے نقطوں کی تعداد مقرر کردی مثلاً ش کیلئے اس کے تین دندانوں کی مناسبت سے تین نقطے مقرر کردیئے وغیرہ وغیرہ۔ اوراس اَنداز سے انہوں نے پورے قرآن مجید کو منقط کردیا۔ یہ سلسلہ آج تک اسی اَنداز سے چلا آرہا ہے۔ اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ البتہ 'فا' اور 'قاف' کے بارے میں اَہل مشرق اور اَہل مغرب کا اختلاف ہے۔ اہل مشرق تو 'فا' کے لیے ایک نقطہ اور 'قاف' کے لیے دو نقطے اوپر لگاتے ہیں جبکہ اہل مغرب 'فا' کے نیچے اور 'قاف' کے اُوپر صرف ایک ایک نقطہ لگاتے ہیں۔ لیکن اس اصطلاح میں کوئی ضرر نہیں ہے۔

مذکورہ (تشکیل وتنقیط کے) دونوں کام رسم عثمانی پر بعدمیں کیے گئے۔ ان کو اصطلاح میں ضبط کہا جاتا ہے۔ علامات ضبط وقت کے ساتھ ساتھ بدلتی رہیں اوران میں اِرتقاء ہوتا رہا۔ علاماتِ ضبط اِجتہادی ہیں اوران میں تبدیلی جائز ہے بشرطیکہ نئی علامات قدیم علامات سے سہل اورآسان ہوں۔ گویا کہ علامات ضبط کو رسم عثمانی کی مانند کوئی ایسی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقدیس حاصل نہیں ہے کہ ان میں تبدیلی نہ ہوسکتی ہو۔ رسم عثمانی چونکہ توقیفی ہے لہٰذا اس میں تبدیلی حرام ہے۔

تخمیس و تعشیر (آیتوں کے پانچ پانچ اور دس دس ہونے کی علامات)

قتادہ تابعی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ آیتوں کے پانچ اور دس ہونے کی علامات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہ اللہ بھی لگاتے تھے۔ اِمام دانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''لوگ تمام شہروں میں تابعین رحمہ اللہ کے عہد سے ہمارے اس زمانہ تک نقطے اور حرکات لگانے کی اِجازت دیتے چلے آئے ہیں۔ جو قرآن اصل الاصول تھے، ان میں بھی، اور ان کے علاوہ دوسرے قرآنوں میں بھی، اور سورتوں کے شروع کی اور ان کی آیتوں کے شمار کی اور اسی طرح خموس و اعشار کے موقعوں کی علامت لگانے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔ یہ کام بھی سب سے پہلے نصر بن عاصم لیثی نے کیا جو بصرہ کے جلیل القدر تابعی تھے۔''

[الخط العثماني في الرسم القراني:۳۰،۳۱]

اَجزاءِ قرآن (۳۰ پارے)

قرآن مجید کو ختم کرنے کی مدت میں سلف صالحین کی عادت کم و بیش مختلف رہی ہے۔ کوئی تین دن میں قرآن ختم کرتا تھا، کوئی سات دن میں اور کوئی ایک مہینہ میں۔

شاید اسی سے اَخذ کرتے ہوئے حجاج بن یوسف کے زمانہ میں تیس (۳۰) پاروں کی اِصطلاح مقرر ہوئی۔ ان تیس پاروں کے شمار میں عام مہینوں کے دنوں کے شمار کی موافقت ہے۔ پھر ہر پارہ کے چار حصے کیے گئے ہیں۔ اسی لیے مروجہ نسخوں میں رُبع (چوتھائی) نصف (آدھے) ثلثہ (تین رُبع) کے حصے شمارِ حروف کے اِعتبار سے درج ہیں۔

اسی طرح قرآن مجید کو مختلف منازل اور رکوعات میں تقسیم کردیا گیا ہے جو سب کے سب تلاوت قرآن مجید کے مختلف طریقے ہیں۔ [تفصیلات جاننے کے لیے قاری رحیم بخش رحمہ اللہ کی کتاب ”الخط العثماني في الرسم القرآنی“ کا مطالعہ فرمائیں] مذکورہ تمام تقسیمات تلاوت کرنے کے اعتبار سے ہیں کہ کون کتنی تلاوت کرنا چاہتا ہے۔ اور یہ تمام اجتہادی ہیں، ان میں تبدیلی کرنا بھی جائز ہے۔

ثبوتِ قراءات کا ضابطہ

کسی بھی قراءت کے صحیح ثابت ہونے کے لیے اس میں درج ذیل تین شرائط کا پایا جانا ضروری ہے:

① سند کا تواتر کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہونا۔

② روایت کا مصحف عثمانیہ کی رسم کے موافق ہونا۔ خواہ احتمالاً ہی ہو۔

③ لغت عرب کی کسی بھی وجہ کے موافق ہونا۔

لہٰذا اگر کسی قراءت میں مذکورہ تینوں شرائط پائی جاتی ہیں تو وہ قرآن ہے اور اگر کسی قراءت میں مذکورہ تینوں شرائط میں سے کوئی ایک شرط مفقود ہو تو وہ قراءتِ شاذہ ہے اور غیر قرآن ہے۔

مصاحفِ عثمانیہ اور قراءاتِ متواترہ

کسی بھی قراءت کے صحیح ثابت ہونے کے لیے منجملہ تین شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ مصاحف

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عثمانیہ میں سے کسی ایک مصحف کی رسم کے موافق ہو۔ چنانچہ تمام قراءات صحیحہ مصاحف عثمانیہ کے رسم کے موافق ہیں۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے جو مصاحف لکھوائے تھے ان کا رسم ایسا تھا کہ اس سے تمام قراءات نکلتی تھیں۔ لیکن ان قراءات کے ضبط کے لیے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ہر مصحف کے ساتھ ساتھ ایک ایک قاری بھی روانہ کیا۔ جو لوگوں کو مختلف قراءات ولہجات کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ ان قراء کی متعدد قراءات کے فرق کے باوجود تمام مصاحف عثمانیہ کا رسم ایک جیسا تھا۔ سوائے گنتی کے چند کلمات کے، جن میں مصاحف کا حذف وزیادت کا اختلاف ہے۔ اب جن مصاحف میں جو کلمات ثابت تھے، ان مصاحف کو پڑھنے والے قراء نے اپنی قراءت بھی رسم کے موافق ویسی ہی اِثبات الکلمات کے ساتھ اختیار کی اور جن مصاحف میں جو کلمات حذف تھے ان مصاحف کو پڑھنے والے قراء نے اپنی قراءت اسی مصحف کے رسم کے مطابق بحذف الکلمات اختیار کی۔ مثلاً شامی مصحف میں ﴿قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا﴾ [بقرہ:١١٦] بحذف الواؤ مرسوم ہے، چنانچہ شام کے قراء بھی اس کو شامی مصحف کے رسم کے مطابق بحذف الواؤ ہی پڑھتے ہیں۔ قراءِ سبعہ میں سے اِمام ابن عامر شامی رحمہ اللہ کی قراءت بھی بحذف الواؤ ہی ہے۔ جبکہ دیگر مصاحف میں یہ آیت مبارکہ ﴿ وَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ﴾ [بقرہ:١١٦] باثبات الواؤ مرسوم ہے۔ چنانچہ دیگر تمام قراءِ کرام اس کو باثبات الواؤ ہی پڑھتے ہیں۔

حذف واثبات کے اعتبار سے مختلف مصاحف عثمانیہ میں اختلافی مقامات کی تعداد باون (۵۲) کے قریب ہے۔ جن کی تفصیل امام عبدالواحد بن عاشر الاندلسی کی نظم 'الإعلان بتکملة مورد الظمئان' میں موجود ہے۔

اِعجاز رسم القرآن من حیث القراءات

مشہور اہل علم کے نزدیک رسم عثمانی توقیفی ہے اور کتابت مصاحف میں اس کا اِلتزام کرنا فرض و واجب ہے اور اس کے خلاف لکھنا حرام ہے۔ رسم عثمانی کے منجملہ فوائد اور اعجازات میں سے ایک اعجاز یہ بھی ہے کہ اس سے تمام قراءاتِ صحیحہ متواترہ نکل آتی ہیں۔ اگر قرآن مجید کو رسم عثمانی کی بجائے رسم قیاسی کے مطابق لکھا جائے تو رسم عثمانی سے نکلنے والی تمام قراءات صحیحہ متواترہ رسم قیاسی سے نہیں نکل سکیں گی اور متعدد قراءات صحیحہ متواترہ ساقط ہو جائیں گی۔ کیونکہ کسی بھی قراءت کے صحیح ثابت ہونے کے لیے منجملہ شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ قراءت مصاحف عثمانیہ کے رسم کے موافق ہو۔ رسم عثمانی اپنی توقیفیت کی بناء پر متعدد اِسرار و رموز اور حکمتوں کو اپنے اَندر سموئے ہوئے ہے۔

رسم عثمانی کے اِعجازات میں سے ایک اعجاز یہ بھی ہے کہ ایک ہی رسم سے تمام قراءات صحیحہ متواترہ پڑھی جاتی ہیں۔ ذیل میں ہم نے رسم عثمانی کے شاہکار چند منتخب کلمات کو وضاحت کے ساتھ بیان کردیا ہے کہ اگر ان کا رسم، رسم عثمانی کی بجائے، رسم قیاسی کے مطابق ہوتا تو اس سے فلاں، فلاں قراءت ساقط ہوجاتی جبکہ رسم عثمانی سے تمام قراءات صحیحہ متواترہ نکل آتی ہیں مثلاً:

[بقرہ:٩] ﴿وَمَا يَخۡدَعُوۡنَ﴾ اس کلمہ میں دو قراءات ہیں۔ امام نافع، امام ابن کثیر مکی اور امام ابوعمرو بصری ﴿يُخٰدِعُوۡنَ﴾ جبکہ دیگر قراء کرام ﴿يَخۡدَعُوۡنَ﴾ پڑھتے ہیں۔ اس کے موجودہ رسم (رسم عثمانی) سے ﴿يَخۡدَعُوۡنَ، يُخٰدِعُوۡنَ﴾ دونوں قراءات ہی پڑھی جاتی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[بقرہ:۳۶] ﴿فَأَزَلَّهُمَا﴾ اس کلمہ میں دو قراء ات ہیں۔ امام حمزہ ﴿فَأَزَالَهُمَا﴾ جبکہ دیگر تمام قراءِ کرام ﴿فَأَزَلَّهُمَا﴾ پڑھتے ہیں۔ اس کے موجودہ رسم سے ﴿فَأَزَلَّهُمَا ، فَأَزَالَهُمَا﴾ دونوں قراءات ہی پڑھی جارہی ہیں۔

[بقرہ:۵۱] ﴿وَإِذْ وٰعَدْنَا﴾ اس کلمہ میں دوقراءات ہیں۔ امام ابوعمرو بصری، امام ابوجعفر اور امام یعقوب ﴿ وَعَدْنَا ﴾ جبکہ دیگر قراء کرام ﴿ وٰعَدْنَا﴾ پڑھتے ہیں۔ اس کو اگر وَاعَدْنَا بالالف لکھ دیا جاتا تو ﴿ وَعَدْنَا﴾ کی قراءت ساقط ہوجاتی، لیکن اس کے موجودہ رسم (رسم عثمانی) سے ﴿ وٰعَدْنَا ، وَعَدْنَا﴾ دونوں قراءات ہی پڑھی جارہی ہیں۔

[بقرہ:۸۵] ﴿أُسٰرٰی﴾ اس کلمہ میں دو قراء ات ہیں۔ امام حمزہ ﴿أَسْرٰی﴾ جبکہ دیگر تمام قراء کرام ﴿أُسٰرٰی﴾ پڑھتے ہیں۔ اس کو اگر أُسَارىٰ بالالف لکھ دیا جاتا تو ﴿أَسْریٰ﴾ کی قراءت ساقط ہوجاتی۔ لیکن اس کے موجودہ رسم (عثمانی) سے ﴿أَسْریٰ ، أُسٰریٰ﴾ دونوں قراءات ہی پڑھی جاتی ہیں۔

[بقرہ:۸۵] ﴿تُفٰدُوْهُمْ﴾ اس کلمہ میں دو قراء ات ہیں۔ امام نافع، عاصم، کسائی، یعقوب اور ابوجعفر ﴿تُفٰدُوْهُمْ﴾ جبکہ دیگر تمام قراء کرام ﴿تَفْدُوْهُمْ﴾ پڑھتے ہیں اگر اس کلمہ کو تُفَادُوْهُم لکھ دیا جاتا تو ﴿ تَفْدُوْهُمْ﴾ کی قراءت ساقط ہوجاتی۔ لیکن اسکے موجودہ رسم سے ﴿تُفٰدُوْهُمْ ،تَفْدُوْهُمْ﴾ دونوں قراءات ہی پڑھی جاتی ہیں۔

[بقرہ:۱۲۴] ﴿إِبْرٰهٖمَ﴾ اس کلمہ میں دو قراء ات ہیں۔ امام ہشام ﴿إِبْرٰهٰمَ﴾ جبکہ دیگر تمام قراء کرام ﴿إِبْرٰهٖمَ﴾ پڑھتے ہیں۔ اس کو اگر إِبْرٰهِيْمَ بالیاء لکھ دیا جاتا تو إِبْرٰهَام والی قراءت ساقط ہوجاتی لیکن اس کے موجودہ رسم (عثمانی) سے ﴿إِبْرٰهٰمَ، إِبْرٰهٖمَ﴾ دونوں قراءات ہی پڑھی جارہی ہیں۔

[بقرہ:۱۶۴] ﴿الرِّيٰحِ﴾ اس کلمہ میں دوقراءات ہیں۔ امام حمزہ، کسائی اور خلف العاشر ﴿الرِّيْحِ﴾ جبکہ دیگر تمام قراء کرام ﴿الرِّيٰحِ﴾ پڑھتے ہیں۔ اس کے موجودہ رسم (عثمانی) سے ﴿الرِّيْحِ ، الرِّيٰحِ﴾ دونوں قراءت ہی پڑھی جارہی ہیں۔

[بقرہ:۲۳۶] ﴿تَمَسُّوْهُنَّ﴾ اس کلمہ میں دوقراءات ہیں۔ امام حمزہ، کسائی اور خلف العاشر ﴿تُمَاسُّوْهُنَّ﴾ جبکہ دیگر تمام قراء کرام ﴿تَمَسُّوْهُنَّ﴾ پڑھتے ہیں۔ اگر اس کو تُمَاسُّوْهُنَّ بالالف لکھ دیا جاتا تو ﴿تَمَسُّوْهُنَّ﴾ کی قراءت ساقط ہوجاتی لیکن اس کے موجودہ رسم (عثمانی) سے ﴿تَمَسُّوْهُنَّ ، تُمَاسُّوْهُنَّ﴾ دونوں قراءات ہی پڑھی جارہی ہیں۔

[بقرہ:۲۵۱] ﴿وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ﴾ اس کلمہ میں دوقراءات ہیں۔ امام نافع، ابوجعفر اور امام یعقوب ﴿ دِفٰعُ اللّٰهِ﴾ جبکہ دیگر قراء کرام ﴿ دَفْعُ اللّٰهِ﴾ پڑھتے ہیں۔ اس کو اگر دِفَاعُ اللّٰهِ بالالف لکھ دیا جاتا تو ﴿ دَفْعُ اللّٰهِ﴾ کی قراءت ساقط ہوجاتی۔ لیکن اس کے موجودہ رسم (عثمانی) سے ﴿ دَفْعُ اللّٰهِ، دِفٰعُ اللّٰهِ﴾ دونوں قراءات ہی پڑھی جارہی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[بقرہ:۲۶۱] ﴿یُضٰعِفُ﴾ اس کلمہ میں دوقراءات ہیں۔مکی، شامی، ابوجعفر اور یعقوب ﴿یُضَعِّفُ﴾ جبکہ دیگر قراء کرام ﴿یُضٰعِفُ﴾ پڑھتے ہیں۔اس کو اگر یُضَاعِفُ بالالف لکھ دیا جاتا تو ﴿یُضَعِّفُ﴾ کی قراءت ساقط ہوجاتی۔لیکن اس کے موجودہ رسم (عثمانی) سے ﴿یُضٰعِفُ، یُضَعِّفُ﴾ دونوں ہی قراءات پڑھی جارہی ہیں۔

[آل عمران:۲۸] ﴿تُقٰةً﴾ اس کلمہ میں دوقراءات ہیں۔یعقوب ﴿تَقِیَّةً﴾ جبکہ دیگر قراء کرام ﴿تُقٰةً﴾ پڑھتے ہیں اس کو اگر تُقَاۃً بالالف لکھ دیا جاتا تو ﴿تَقِیَّةً﴾ کی قراءت ساقط ہوجاتی، لیکن اس کے موجودہ رسم (عثمانی) سے ﴿تَقِیَّةً، تُقٰةً﴾ دونوں ہی قراءات پڑھی جارہی ہیں۔

[آل عمران:۴۹] ﴿طَیْرًا﴾ اس کلمہ میں دوقراءات ہیں۔امام نافع، ابوجعفر اور یعقوب ﴿طٰٓئِرًا﴾ جبکہ دیگر قراء کرام ﴿طَیْرًا﴾ پڑھتے ہیں۔اس کے موجودہ رسم (عثمانی) سے ﴿طَیْرًا، طٰٓئِرًا﴾ دونوں قراءات ہی پڑھی جارہی ہیں۔

[نساء:۵] ﴿قِیٰمًا﴾ اس کلمہ میں دوقراءات ہیں۔امام نافع اور ابن عامر شامی ﴿قِیَمًا﴾ جبکہ دیگر قراء کرام ﴿قِیٰمًا﴾ پڑھتے ہیں۔اگر اس کو قِیَاماً بالالف لکھا جاتا تو ﴿قِیَمًا﴾ کی قراءت ساقط ہوجاتی۔لیکن موجودہ رسم عثمانی سے ﴿قِیٰمًا، قِیَمًا﴾ دونوں ہی قراءات پڑھی جارہی ہیں۔

[نساء:۳۳] ﴿عَقَدَتْ﴾ اس کلمہ میں دوقراءات ہیں۔امام عاصم، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر ﴿عَقَدَتْ﴾ جبکہ دیگر قراء کرام ﴿عٰقَدَتْ﴾ پڑھتے ہیں۔اگر اس کو عَاقَدَتْ بالالف لکھا جاتا تو ﴿عَقَدَتْ﴾ کی قراءت ساقط ہوجاتی۔لیکن موجودہ رسم (عثمانی) سے ﴿عَقَدَتْ، عٰقَدَتْ﴾ دونوں ہی قراءات پڑھی جارہی ہیں۔

[نساء:۴۳] ﴿لٰمَسْتُمُ﴾ اس کلمہ میں دوقراءات ہیں۔امام حمزہ کسائی اور خلف العاشر ﴿لَمَسْتُمُ﴾ جبکہ دیگر قراء کرام ﴿لٰمَسْتُمُ﴾ پڑھتے ہیں۔اگر اس کو لَامَسْتُمُ بالالف لکھا جاتا تو ﴿لَمَسْتُمُ﴾ کی قراءت ساقط ہوجاتی، لیکن موجودہ رسم عثمانی سے ﴿لٰمَسْتُمُ، لَمَسْتُمُ﴾ دونوں ہی قراءات پڑھی جارہی ہیں۔

[مائدہ:۱۳] ﴿قٰسِیَةً﴾ اس کلمہ میں دوقراءات ہیں۔امام حمزہ اور امام کسائی ﴿قَسِیَّةً﴾ جبکہ دیگر قراء کرام ﴿قٰسِیَةً﴾ پڑھتے ہیں۔اگر اس کو قَاسِیَةً بالالف لکھ دیا جاتا تو ﴿قَسِیَّةً﴾ کی قراءت ساقط ہوجاتی لیکن موجودہ رسم (عثمانی) سے ﴿قٰسِیَةً، قَسِیَّةً﴾ دونوں قراءات ہی پڑھی جارہی ہیں۔

[مائدہ:۱۰۷] ﴿الْاَوْلَیٰنِ﴾ اس کلمہ میں دوقراءات ہیں۔امام شعبہ، حمزہ، خلف العاشر اور یعقوب ﴿الْاَوَّلِیْنَ﴾ جبکہ دیگر قراء کرام ﴿الْاَوْلَیٰنِ﴾ پڑھتے ہیں اور دونوں قراءات ہی اس ایک رسم (عثمانی) سے پڑھی جارہی ہیں۔

[انعام:۵۷] ﴿یَقُصُّ الْحَقَّ﴾ اس کلمہ میں دوقراءات ہیں۔امام نافع، ابن کثیر مکی، عاصم اور ابوجعفر ﴿یَقُصُّ الْحَقَّ﴾ جبکہ دیگر قراء کرام ﴿یَقْضِ الْحَقَّ﴾ پڑھتے ہیں۔اور مذکورہ دونوں قراءات، ایک ہی رسم سے پڑھی جارہی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[انعام:٦١] ﴿تَوَفَّتْهُ﴾ اس کلمہ میں دوقراءات ہیں، امام حمزہ ﴿تَوَفّٰهُ﴾ جبکہ دیگر قراء کرام ﴿تَوَفَّتْهُ﴾ پڑھتے ہیں۔ اس کو اگر تَوَفَّاهُ بالالف لکھ دیا جاتا تو ﴿تَوَفَّتْهُ﴾ کی قراءت ساقط ہوجاتی۔ لیکن موجودہ رسم سے ﴿تَوَفَّتْهُ، تَوَفّٰهُ﴾ دونوں ہی قراءات پڑھی جارہی ہیں۔

[انعام:٩٦] ﴿وَجَعَلَ الَّيْلَ﴾ اس کلمہ میں دوقراءات ہیں۔ امام عاصم، حمزہ، کسائی اور خلف العاشر ﴿وَجَعَلَ الَّيْلَ﴾ جبکہ دیگر قراء کرام ﴿وَجٰعِلُ الَّيْلِ﴾ پڑھتے ہیں۔ اس کو اگر وَجَاعِلُ بالالف لکھ دیا جاتا تو ﴿وَجَعَلَ الَّيْلَ﴾ کی قراءت ساقط ہوجاتی، لیکن موجودہ رسم (عثمانی) سے ﴿وَجَعَلَ الَّيْلَ، وَجٰعِلُ الَّيْلِ﴾ دونوں قراءات پڑھی جارہی ہیں۔

[انعام:١٠٥] ﴿دَرَسْتَ﴾ اس کلمہ میں تین قراءات ہیں۔ مکی اور بصری ﴿دٰرَسْتَ﴾ ابن عامر شامی اور یعقوب ﴿دَرَسَتْ﴾ جبکہ باقی قراء کرام ﴿دَرَسْتَ﴾ پڑھتے ہیں۔ اس کے موجودہ رسم (عثمانی) سے ﴿دَرَسْتَ، دٰرَسْتَ، دَرَسَتْ﴾ تینوں قراءات ہی پڑھی جارہی ہیں۔

[انعام:١٢٥] ﴿يَصَّعَّدُ﴾ اس کلمہ میں تین قراءات ہیں۔ امام ابن کثیر مکی ﴿يَصْعَدُ﴾ امام شعبہ ﴿يَصّٰعَدُ﴾ جبکہ دیگر قراء کرام ﴿يَصَّعَّدُ﴾ پڑھتے ہیں۔ اس کے موجودہ رسم (عثمانی) سے مذکورہ تینوں قراءات ہی پڑھی جارہی ہیں۔

[اعراف:١١٢] ﴿سٰحِرٍ﴾ اس کلمہ میں دوقراءات ہیں۔ امام حمزہ کسائی اور خلف العاشر ﴿سَحّٰرٍ﴾ جبکہ دیگر قراء کرام ﴿سٰحِرٍ﴾ پڑھتے ہیں۔ اس کے موجودہ رسم (عثمانی) سے ﴿سٰحِرٍ، سَحّٰرٍ﴾ دونوں قراءات ہی پڑھی جارہی ہیں۔

[اعراف:١٧٢] ﴿ذُرِّيَّتَهُمْ﴾ اس کلمہ میں دوقراءات ہیں۔ امام نافع، بصری، شامی، ابوجعفر اور یعقوب ﴿ذُرِّيّٰتِهِمْ﴾ جبکہ دیگر قراء کرام ﴿ذُرِّيَّتَهُمْ﴾ پڑھتے ہیں۔ اس کو اگر ذُرِّيَاتِهِمْ لکھا جاتا تو ﴿ذُرِّيَّتَهُمْ﴾ کی قراءت ساقط ہوجاتی۔ لیکن اس کے موجودہ رسم (عثمانی) سے ﴿ذُرِّيَّتَهُمْ، ذُرِّيّٰتِهِمْ﴾ دونوں قراءات پڑھی جارہی ہیں۔

[مریم:٢٥] ﴿تُسٰقِطْ﴾ اس کلمہ میں چار قراءات ہیں۔ امام حفص ﴿تُسٰقِطْ﴾ امام حمزہ ﴿تَسٰقَطْ﴾ امام یعقوب ﴿يَسّٰقَطْ﴾ جبکہ دیگر قراء کرام ﴿تَسّٰقَطْ﴾ پڑھتے ہیں اور مذکورہ چاروں قراءات ایک ہی رسم سے پڑھی جارہی ہیں۔

[لقمان:٢٠] ﴿نِعَمَهٗ﴾ اس کلمہ میں دوقراءات ہیں۔ امام نافع، امام بصری، حفص اور ابوجعفر ﴿نِعَمَهٗ﴾ جبکہ دیگر قراء کرام ﴿نِعْمَةً﴾ پڑھتے ہیں اور مذکورہ دونوں قراءات ایک ہی رسم سے پڑھی جارہی ہیں۔

[سبا:١٩] ﴿رَبَّنَا بٰعِدْ﴾ اس کلمہ میں تین قراءات ہیں۔ مکی، بصری اور ہشام ﴿رَبَّنَا بَعِّدْ﴾ یعقوب ﴿رَبُّنَا بٰعَدَ﴾ جبکہ دیگر قراء کرام ﴿رَبَّنَا بٰعِدْ﴾ پڑھتے ہیں اور مذکورہ تینوں قراءات ایک ہی رسم سے پڑھی جارہی ہیں۔

[احزاب:٣٠] ﴿يُضٰعَفْ﴾ اس کلمہ میں تین قراءات ہیں۔ امام ابن کثیر مکی اور شامی ﴿نُضَعِّفْ﴾ بصری، ابوجعفر اور یعقوب ﴿يُضَعَّفْ﴾ جبکہ دیگر قراء کرام ﴿يُضٰعَفْ﴾ پڑھتے ہیں اور مذکورہ تینوں قراءات ایک ہی رسم سے پڑھی جارہی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[ص:۴۸] ﴿وَالْيَسَعَ﴾ اس کلمہ میں دو قراءات ہیں۔ امام حمزہ، کسائی اور خلف العاشر ﴿وَالَّيْسَعَ﴾ جبکہ دیگر تمام قراء کرام ﴿وَالْيَسَعَ﴾ پڑھتے ہیں اور مذکورہ دونوں قراءات ایک ہی رسم سے پڑھی جارہی ہیں۔

[زخرف:۱۹] ﴿عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ﴾ اس کلمہ میں دو قراءات ہیں۔ امام نافع، مکی، شامی ،ابوجعفر اور یعقوب ﴿عِنْدَ الرَّحْمٰنِ﴾ جبکہ دیگر قراء کرام ﴿عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ﴾ پڑھتے ہیں۔ اور مذکورہ دونوں قراءات ایک ہی رسم سے پڑھی جارہی ہیں۔

[زخرف:۲۴] ﴿قٰلَ أَوَلَوْ﴾ اس کلمہ میں دو قراءات ہیں۔ امام ابن عامر شامی اور امام حفص ﴿قٰلَ أَوَلَوْ﴾ جبکہ دیگر قراء کرام ﴿قُلْ أَوَلَوْ﴾ پڑھتے ہیں۔ اور مذکورہ دونوں قراءات ایک ہی رسم سے پڑھی جارہی ہیں۔

[حجرات:٦] ﴿فَتَبَيَّنُوْا﴾ اس کلمہ میں دو قراءات ہیں۔ امام حمزہ کسائی اور خلف العاشر ﴿فَتَثَبَّتُوْا﴾ جبکہ دیگر تمام قراء کرام ﴿فَتَبَيَّنُوْا﴾ پڑھتے ہیں اور مذکورہ دونوں قراءات ایک ہی رسم سے پڑھی جارہی ہیں۔

مذکورہ مثالوں سے واضح ہوتا ہے کہ رسم عثمانی کا ایک اعجاز یہ بھی ہے کہ ایک ہی رسم سے تمام قراءاتِ صحیحہ متواترہ پڑھی جا رہی ہوتی ہیں اور کوئی قراءت صحیحہ ساقط نہیں ہوتی۔ یہ تھیں رسم عثمانی کے إعجاز من حیث القراءات کی چند مثالیں۔ ورنہ پورے قرآن مجید کا رسم، رسم عثمانی پر مشتمل ہے۔ اِختصار کے پیش نظر ہم نے ان میں سے چند اَمثلہ پیش کر دی ہیں۔ عصر حاضر میں رسم عثمانی کے مطابق معیاری مصحف کی طباعت کے سلسلے میں مجمع ملک فہد نے گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں اور 'المصحف المدینۃ' کے نام سے روایت حفص میں رسم عثمانی کے مطابق ایک معیاری مصحف تیار کیا ہے جو سعودی عرب سمیت دنیا کے متعدد ممالک میں مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔

ہمارے ہاں پاکستان میں مطبوعہ مصاحف رسم عثمانی کے مطابق نہیں ہیں بلکہ ان میں متعدد اَغلاط پائی جاتی ہیں۔

[تفصیلات کے لیے مولانا پروفیسر احمد یار صاحب کی کتاب ''قرآن وسنت، چند مباحث'' کا مطالعہ فرمائیں]

ہاں اَلبتہ حال ہی میں بین الاقوامی طباعتی ادارے مکتبہ 'دارالسلام' لاہور نے رسم عثمانی کے مطابق مصحف چھاپنے کی کوشش کی ہے جو اس باب میں ایک گراں قدر خدمت ہے۔

رسم عثمانی کا حقیقی تصور

رسم عثمانی سے مراد وہ طرز کتابت قرآن مجید ہے جو اَمیر المؤمنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی نگرانی میں کاتبین قرآن کی ایک جماعت نے سرانجام دی اور اس سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مطابق کتابت کروائی۔ اس وقت قرآن مجید کا رسم نقاط واعراب اور اَجزاء اَحزاب اور رکوعات وغیرہ کی تقسیمات سے خالی تھا۔ مذکورہ مثالوں میں بھی رسم کا وہ تصور پیش نظر ہے جو رسم عثمانی پر خدمات مزیدہ سے پہلے کا تھا اور وہ رسم ایسا ہے کہ اس سے تمام قراءات پڑھی جاتی ہیں جیسا کہ مذکورہ مثالوں میں گزر چکا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ